جماعت ہفتم

تاریخ : 27اپریل2021

مضمون اسلامیات

سبق نمبر2رسالت اور اس کے تقاضے جماعت میں صفحہ نمبر6،7 کی پڑھائی کی گئی۔

سبق نمبر 2

رسالت اور اس کے تقاضے

مقاصد: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- رسالت کا مفہوم بتا سکیں۔
- رسولوں پر ایمان کی وضاحت کر سکیں۔
- رسالت پر ایمان کے تقاضے بیان کر سکیں۔
- عملی زندگی میں رسالت کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوں۔

رسالت کا مفہوم

رسالت کا لغوی معنیٰ ''پیغام'' پہنچانا ہے اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ رسالت کے لیے ایک اور لفظ ''نبوت'' بھی استعمال ہوتا ہے۔ نبوت کا معنیٰ ''خبر دینا'' ہے۔ رسول لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی خبر دیتا ہے، اس لیے اسے نبی بھی کہتے ہیں۔

رسولوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں بھیجا تو اُس کی ہدایت اور راہ نمائی کے لیے رسالت کا سلسلہ بھی قائم کیا۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول بھیجے۔ انھوں نے لوگوں کو توحید کی دعوت دی، انھیں نیکی کا راستا دکھایا اور برائی سے بچنے کی تلقین کی۔

نبوت و رسالت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر آخری نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر ختم ہو گیا۔

ایک مسلمان کے لیے جن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے، ان میں سے ایک رسالت ہے۔ رسالت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان پختہ یقین رکھے کہ:

- ★ تمام رسول سچے تھے اور اللہ تعالیٰ ہی کے بھیجے ہوئے تھے۔
- ★ نبوت و رسالت کی ذمہ داریوں کے اعتبار سے تمام نبی اور رسول برابر تھے۔
- ★ تمام رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سونپی گئی ذمہ داریوں کو پورا کیا۔
- ★ تمام رسولوں نے اپنی اپنی قوم کو دینِ اسلام کی دعوت دی۔
- ★ تمام نبی اور رسول انسان تھے، گناہوں سے پاک تھے اور علم، عمل، اخلاق اور ذہانت کے لحاظ سے اپنے اپنے دور کے بہترین لوگ تھے۔
- ★ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر اللہ تعالیٰ نے رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔

برائے اساتذہ

طلبہ و طالبات کو بتائیں کہ رسولوں پر ایمان لانے کے لیے کن باتوں پر پختہ یقین رکھنا ضروری ہے۔ انھیں رسالت پر ایمان کے تقاضوں سے آگاہ کریں۔ نیز انھیں ترغیب دیں کہ وہ عملی زندگی میں یہ تقاضے پورے کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سُوْرَةُ الْاَحْزَاب 33: آیت نمبر 40)

ترجمہ: محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) تم میں سے کسی بھی مرد کے باپ نہیں ہیں، بلکہ وہ تو اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

رسالت پر ایمان کے تقاضے

ہم پیارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے اُمتی ہیں۔ آپ کے اُمتی ہونے کے ناتے ہمارے لیے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہم آپ پر ایمان لائیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر ایمان لائے بغیر اور آپ کو آخری نبی مانے بغیر کوئی شخص دائرۂ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ آپ پر صدقِ دل سے ایمان لانا دنیا اور آخرت میں کامیابی کا باعث ہے۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر ایمان کے کچھ تقاضے ہیں جنھیں پورا کرنا بہت ضروری ہے۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر ایمان لانے کے تقاضے درج ذیل ہیں:

تعظیمِ رسول

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر ایمان لانے کا سب سے پہلا تقاضا یہ ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بے حد تعظیم و توقیر کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
(سُوْرَةُ الْاَعْرَاف 7: آیت نمبر 157)

ترجمہ: جو لوگ اس (نبی) پر ایمان لائے، اس کی تعظیم کی، اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو وہ ساتھ لے کر آیا تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

یعنی نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی عزت و تعظیم کرنا دنیا اور آخرت میں کامیابی کا باعث ہے۔ اس کے برعکس بارگاہِ رسالت میں معمولی سی بے ادبی بھی انسان کی ساری زندگی کے نیک اعمال کو برباد کر دیتی ہے اور دنیا و آخرت کی ناکامیاں اس کا مقدر بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی عزت و احترام اتنی عزیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو نہ صرف آپ کے سامنے اونچا بولنے سے منع کیا، بلکہ ایسا کرنے والے کو اس کے اعمال کے ضائع ہونے کی وعید بھی سنا دی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ نبی کو اس طرح پکارو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) تمھارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمھیں اس کا علم بھی نہ ہو۔ (سُوْرَةُ الْحُجُرَات 49: آیت نمبر 2)

نظامِ شمسی کی طرح کائنات میں اور بہت سے ایسے نظام موجود ہیں جو وجودِ باری تعالیٰ کو ثابت کرتے ہیں۔ طلبہ و طالبات ایسے
چند نظاموں کی نشان دہی کریں۔

عملی کام

ایک چارٹ پر نظامِ شمسی کی تصویر چسپاں کریں اور اس کے نیچے سُورۃ یٰسٓ کی آیت نمبر 40 لکھ کر کمرۂ جماعت میں آویزاں
کریں۔

آئینۂ عمل

قرآن مجید میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی نشانیوں پر غور و فکر کرنے کی دعوت ہے۔ اپنا جائزہ لیں کہ:

کیا آپ اپنے اردگرد پائی جانے والی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کرتے ہیں؟

تحقیق

درج ذیل ویب لنک سے نظامِ شمسی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں۔

https://solarsystem.nasa.gov/planets/solarsystem/indepth

جائزہ

تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ دن اور رات کی پیدائش کا کیا مقصد ہے؟

ب۔ دن اور رات کا نظامِ شمسی کے ساتھ تعلق واضح کریں۔

ج۔ ہمارے اوقات کے حساب کا نظامِ شمسی سے کیا تعلق ہے؟

د۔ آیات کا ترجمہ لکھیں:

- لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ط وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○
- هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاۗءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ط

گھر کا کام: صفحہ نمبر 5 پر دیا گیا عملی کام کو کرنا ہے۔